ایک راہداری سے کہیں زیادہ

CPEC 2.0

中国-巴基斯坦经济走廊
پاکستان چین اقتصادی راہداری
China Pakistan Economic Corridor

وزارت منصوبہ بندی ،
ترقی و خصوصی اقدامات
حکومتِ پاکستان

پاک چین دوستی کا نئی بلندیوں کی جانب سفر

CPEC 2.0 باہمی اقتصادی تعلقات میں مزید وسعت

اسد عمر وفاقی وزیر ۔ وزارتِ منصوبہ بندی ، ترقی و خصوصی اقدامات

سی پیک بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) کے شاندار عالمی وژن کا ایک اہم حصہ ہے جو اکیسویں صدی کا سب سے زیادہ بلند نظر عالمی منصوبہ ہے۔ یہ راہداری، پاکستان کو بہتر اقتصادی روابط کے ذریعے مشترکہ خوشحالی کی دنیا سے جوڑتی ہے، جس کا تصور BRI کے تحت کیا گیا ہے۔ تمام خطوں کو معاشی ترقی کی پست سطح سے نکال کر اعلیٰ اقتصادی ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کے مقاصد BRI اور سی پیک کے مشترکہ اہداف ہیں۔

سی پیک کے پہلے مرحلے میں انفراسٹرکچر پر توجہ مرکوز کی گئی، جس میں بجلی پیدا کرنے کے پلانٹ لگانے اور ہائی ویز انفراسٹرکچر کی تعمیر میں بڑی سرمایہ کاری کی گئی۔ پی ٹی آئی کی حکومت کے قیام کے بعد 2018 سے پہلے شروع کیے گئے انفراسٹرکچر منصوبوں پر کام پوری رفتار سے جاری رہا۔ اس کے علاوہ نئے انفراسٹرکچر منصوبے CPEC کے مغربی روٹ پر خاص زور دیتے ہوئے شروع کیے گئے جو پاکستان کے سب سے پسماندہ علاقوں کو گوادر اور پاکستان کے بڑے شہری مراکز سے جوڑتا ہے۔ پاور سیکٹر میں، اب توجہ آزاد پتن اور کوہالہ جیسے ہائیڈل انرجی پراجیکٹس کی طرف مرکوز ہے، جو حکومت کی گرین انرجی پالیسی کے عین مطابق ہے۔ گوادر کی ترقی میں بھی نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ نیا بین الاقوامی ہوائی اڈہ زیر تعمیر ہے، نیشنل پاور گرڈ سے منسلک کرنے پر کام جاری ہے، پانی کی سپلائی میں اضافے کے لیے ڈیم بنائے گئے ہیں، ایسٹرن ایکسپریس وے تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور گوادر اور قریبی علاقوں کے لوگوں کے لیے متعدد سماجی و اقتصادی منصوبے لگائے جا رہے ہیں۔

وزیراعظم عمران خان کا وژن مظبوط زراعت اور مینوفیکچرنگ جیسے پیداواری شعبوں پر مبنی پاکستانی معیشت کی تعمیر ہے۔ مزید براں، وزیر اعظم کا خیال ہے کہ صحیح مہارتوں اور مواقعوں کی فراہمی سے، پاکستانی نوجوان ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک طاقت بن سکتے ہیں اور ایکسپورٹس پر مبنی ترقی کی حکمت عملی میں بڑا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

سی پیک کا دوسرا مرحلہ انہی مقاصد سے منسلک ہے۔ انڈسٹریلائزیشن کو تیز کرنے کے لیے ہر صوبے میں سی پیک کے تحت خصوصی اقتصادی زونز (SEZ) قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان میں سے پہلا علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی (AIIC) فیصل آباد میں 2020 کے اوائل میں آپریشنل ہوا۔ اس خصوصی اقتصادی زون نے متعدد سرمایہ کاروں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے اور توقع ہے کہ یہ تیزی سے ترقی کرے گا۔ دوسرا خصوصی اقتصادی زون خیبرپختونخوا میں رشکئی میں قائم کیا گیا ہے۔ رشکئی کی منفرد بات یہ ہے کہ اس خصوصی اقتصادی زون کی ڈویلپر ایک چینی کمپنی ہے اور وہ اس خصوصی اقتصادی زون کی چینی اور دیگر سرمایہ کاروں کے لیے مارکیٹنگ کی ذمہ دار بھی ہے۔ اس نے اب تک کئی غیر ملکی سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کیلئے راغب کیا ہے اور ان میں سے پہلا منصوبہ زیر تعمیر ہے اور توقع ہے کہ اگلے سال اس سے پیداوار شروع ہو جائے گی۔ تیسرا خصوصی اقتصادی زون جس کے فعال ہونے کی امید ہے سندھ کے علاقے دھابیجی میں ہے۔ سندھ حکومت نے اس خصوصی اقتصادی زون کی تعمیر کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔ بلوچستان میں بوستان اقتصادی زون بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ان خصوصی اقتصادی زونز میں سرمایہ کاری پوری دنیا کے سرمایہ کاروں کے لیے کھلی ہے اور مقامی، چینی اور یورپی سرمایہ کاروں نے پہلے ہی ان زونز میں سرمایہ کاری کرنا شروع کر دی ہے۔

ان خصوصی اقتصادی زونز کو گیس اور بجلی سمیت انفراسٹرکچر کی فراہمی کو ترجیح دی گئی ہے اور ان ضروری سہولیات کی فراہمی کے لیے اربوں روپے کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ انفراسٹرکچر کی تعمیر اور چین اور پاکستان دونوں میں کووڈ پابندیوں میں بتدریج نرمی کے ساتھ، یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان خصوصی اقتصادی زونز میں بڑی صنعتی سرمایہ کاری آنا شروع ہو جائے گی اور سی پیک کا صنعتی تعاون کا سلسلہ مجموعی طور پر سی پیک کے دائرہ کار کا سب سے متحرک عنصر بن جائے گا۔

چین نے نہ صرف صنعتی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ترقی کی ہے بلکہ زراعت کے شعبے میں بھی بہت ترقی کی ہے۔ جس کی بنیاد پر چین نے بہت کم وقت میں دنیا کی تاریخ میں کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ لوگوں کو غربت سے نکالا ہے۔ اسی طرح پاکستان اپنے عوام کو اس وقت تک غربت سے نہیں نکال سکتا جب تک کہ وہ اپنی زراعت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ نہ کرے۔ سی پیک کے تحت ایگریکلچر جوائنٹ ورکنگ گروپ (JWG) پچھلے سال مارچ 2020 میں MOU پر دستخط ہونے کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ سی پیک کے تحت زراعت کے شعبے میں بھی دلچسپ کام شروع ہو گیا ہے۔ کپاس پاکستان کی برآمدی معیشت کے لیے ناگزیر ہے، اس ڈومین کے پہلے منصوبوں میں سے ایک اعلیٰ معیار کے کپاس کے بیج کی پیداوار کے لیے شروع کیا گیا ہے اور اس پر فیلڈ تجربات جاری ہیں۔ مختلف صوبوں میں چینی اور پاکستانی کمپنیوں کی جانب سے مختلف اعلیٰ قیمت والی فصلوں کے لیے مشترکہ سرمایہ کاری کے لیے زمین کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بلوچستان کے کچھ علاقوں بالخصوص میرانی ڈیم کے قریب کی زمین کو بڑے پیمانے پر ڈیری فارمنگ کے لیے دیکھا جا رہا ہے۔ چینی اور پاکستانی تحقیقی اداروں کے درمیان تعاون پر تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے۔ ہماری زرعی تحقیق کی کوششوں کے لیے نئی قوت اور عالمی رابطہ ہماری زراعت میں تبدیلی کے لیے بے حد ضروری ہے۔

گزشتہ سال سائنس اور ٹیکنالوجی کے لیے ایک مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کیا گیا تھا۔ یہ انتہائی حوصلہ افزا ہے کہ چینی اور پاکستانی فریقین نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لیے بھی ایک نیا مشترکہ ورکنگ گروپ شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ اس شعبہ میں مواقع لا محدود ہیں اور سی پیک کے تحت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مشترکہ ورکنگ گروپ کی تشکیل کا معاہدہ اقتصادی میدان میں چین اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون میں سب سے دلچسپ نئی پیشرفت ہے۔

سی پیک وزیراعظم عمران خان اور صدر شی جن پنگ کی قیادت میں وسیع اور گہرا ہو رہا ہے۔ سی پیک کے دوسرے مرحلے میں تیزی آنے سے دونوں دوست ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات مزید وسیع اور مضبوط ہوں گے۔ یہ دو طرفہ تعلقات پہلے ہی وقت کی کسوٹی پر کھرے اتر چکے ہیں اور مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ مستقبل میں مزید بلندیوں کو چھوئیں گے۔

سی پیک بڑھ رہا ہے تیز رفتار سے

نونگ رونگ پاکستان میں عوامی جمہوریہ چین کے سفیر

اپریل 2015 میں، چینی صدر شی جن پنگ نے پاکستان کا تاریخی دورہ کیا، اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے لیے "1+4" ڈھانچے کے ساتھ ایک نئے باب کی نقاب کشائی کی جس میں گوادر پورٹ، توانائی، ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر اور صنعتی تعاون پر توجہ دی گئی۔ تب سے، سی پیک مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اور اسے وزیراعظم عمران خان نے "خطے کی معاشی ترقی کا ماسٹر پلان" قرار دیا ہے۔

ہماری مشترکہ کوششوں سے، سی پیک جو بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کا پائلٹ پروجیکٹ ہے، نے چاروں شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں، جس سے دونوں ممالک کے لوگوں کو ٹھوس فوائد حاصل ہوئے ہیں اور پاکستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی گئی ہے اور جغرافیائی سیاست سے جیو اکانومی میں پاکستان کی اسٹریٹیجک منتقلی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس وقت، سی پیک میں 46 منصوبے مکمل یا زیر تعمیر ہیں، جن کی کل سرمایہ کاری 25.4 ارب امریکی ڈالر ہے۔ سی پیک کے تحت تعاون کا دائرہ مسلسل بڑھ رہا ہے، اور کامیابیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

گوادر پورٹ آپریشن نئے شامل کیے گئے آلات کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ گزشتہ مالی سال کی پورٹ کارگو تھرو پٹ تقریباً پچھلے تین سالوں کا مجموعہ ہے۔ فری زون کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے اور اس نے 40 کمپنیوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے جن کی کل براہ راست سرمایہ کاری 3 ارب آر ایم بی سے زیادہ ہے۔ دوسرا مرحلہ جس کا حجم 36 گنا بڑا ہے جولائی میں وزیر اعظم عمران خان نے اس کی نقاب کشائی کی تھی، اور یہ ایک امید افزا مستقبل کے ساتھ سرمایہ کاری کے لیے ایک اچھی منزل ہے۔ چین کے تعاون سے چلنے والا ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر یکم اکتوبر کو پاکستان کے حوالے کیا گیا جہاں مقامی طلباء کو تربیت کے دوران مفت رہائش اور وظائف فراہم کیے جائیں گے۔ ایسٹ بے ایکسپریس وے سال کے آخر تک مکمل ہونے والا ہے۔ نیو گوادر بین الاقوامی ہوائی اڈے کی تعمیر میں تیزی آ رہی ہے، اور 2023 کے اوائل تک اس کی پہلی پرواز متوقع ہے۔ گوادر علاقائی تجارت اور کاروباری مرکز بننے کی طرف سفر پر گامزن ہے۔

مزید براں، ±660kV مٹیاری-لاہور ہائی وولٹیج ڈائریکٹ کرنٹ (HVDC) ٹرانسمیشن پراجیکٹ نے ستمبر میں کمرشل آپریشن شروع کر دیا ہے، جس سے لائن لاسز کو 17 سے 4 فیصد تک کم کرنے اور صارفین کے لیے بجلی کی قیمت کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اب تک، سی پیک نے پاکستان کو 5200 میگاواٹ بجلی، 886 کلومیٹر نیشنل کور ٹرانسمیشن لائن اور 510 کلومیٹر ہائی ویز شامل کرنے میں مدد کی ہے، جس نے ملک کی مجموعی ترقی، خاص طور پر بجلی کی کمی کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری کے فروغ میں مسلسل پیش رفت کے ساتھ خصوصی اقتصادی زونز کا آغاز کیا گیا ہے جن کی نمائندگی رشکئی کرتا ہے۔ سماجی روزگار کے شعبے میں 17 فاسٹ ٹریک منصوبے شروع کیے گئے ہیں۔ زرعی تعاون کو ترقی کی اچھی رفتار حاصل ہے۔

حالیہ اختتام پذیر 10ویں مشترکہ تعاون کمیٹی (جے سی سی) کے اجلاس نے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک اور مشترکہ ورکنگ گروپ کو سی پیک فریم ورک میں شامل کیا، اور صنعت، زراعت، ڈیجیٹل معیشت اور سماجی ترقی اور روزگار جیسے شعبوں پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ آزاد تجارتی معاہدے کے فیز-II نے اقتصادی رکاوٹوں کے باوجود مثبت اثرات دکھائے ہیں۔

اسی طرح، ہماری پاکستان کی طرف سے اٹھائے گئے مثبت اقدامات کی وجہ سے بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ خاص طور پر، وزیر اعظم عمران خان نے ذاتی طور پر سی پیک کو بہت اہمیت دیتے ہوئے کہا کہ "سی پیک منصوبے تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں، اور یہ تیزی سے صنعتی تعاون کی طرف بڑھ رہا ہے جس سے ملک میں سرمایہ پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔" اس مقصد کے لیے، سی پیک منصوبوں کی بہتر کوآرڈینیشن پر توجہ مرکوز کرنے والا نیا طریقہ کار قائم کیا گیا ہے جسے پاک چین تعلقات کی اسٹیئرنگ کمیٹی کا نام دیا گیا ہے۔ سی پیک پر نئی ویزا پالیسی جاری کی گئی جو ممکنہ سرمایہ کاروں اور شراکت داروں کو رسائی کے لیے سہولت فراہم کرے گی۔ وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے سی پیک کو مقرر کیا گیا اور سی پیک اتھارٹی کا بل منظور کر لیا گیا۔ وزیراعظم نے خود مشورے کے لیے چینی تاجروں سے رابطہ کیا، خصوصی اقتصادی زونز کی ترقی کا مطالعہ کرنے کے لیے اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا، اور تمام علاقوں اور محکموں کو سی پیک کے لیے تعاون بڑھانے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے دفتر نے سہولت کے لیے ون سٹاپ ونڈو سروس کے قیام میں پیش قدمی کی ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں سی پیک کی حمایت میں ہیں۔ یہ سب سی پیک کے مستقبل کی ترقی پر مزید اعتماد پیدا کرنے میں معاون ہیں۔

جیسا کہ صدر شی جن پنگ نے 26 اکتوبر کو وزیر اعظم عمران خان کے ساتھ ایک فون کال میں کہا، دنیا گہری تبدیلیوں سے گزر رہی ہے۔ نئے حالات میں، دونوں ممالک کو مزید مضبوطی کے ساتھ اکٹھےکھڑا ہونا چاہیے اور مضبوط تعاون پر مبنی شراکت داری کو آگے بڑھانا چاہیے، اور نئے دور میں مشترکہ مستقبل کے ساتھ ایک قریبی چین پاکستان کمیونٹی کی تعمیر کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے، ہم پاکستان کے ساتھ مل کر کام کریں گے، اعلیٰ معیار کی ترقی کے ساتھ مشترکہ طور پر سی پیک کی تعمیر کریں گے، صنعت، زراعت، ڈیجیٹل معیشت اور سماجی ترقی اور روزگار کے شعبوں میں مزید تعاون کریں گے، اور پوری قوم کو مزید فوائد پہنچائیں گے، جس میں علاقائی خوشحالی کا مشن شامل ہو گا۔

CPEC 2.0

中国-巴基斯坦经济走廊
پاکستان چین اقتصادی راہداری
China Pakistan Economic Corridor

پاک چین دوستی کا
نئی بلندیوں کی جانب سفر

سی پیک کی پیشرفت اور کامیابیاں

انفراسٹرکچر منصوبے 基建项目

گزشتہ حکومت کے 5 سال 498 km | موجودہ حکومت کے 3 سال 440 km

M-15 120 km ہزارہ موٹروے — حویلیاں - تھاکوٹ
فنانسنگ US $1315 M
اگست 2018 تک کی پیشرفت 67 KM (56%)
موجودہ پیشرفت 100% مکمل

M-5 392 km موٹروے — ملتان - سکھر
فنانسنگ US$2889 M
اگست 2018 تک کی پیشرفت 266 KM (68%)
موجودہ پیشرفت 100% مکمل

M-14 297 km مغربی راہداری — ڈیرہ اسماعیل خان - ہکلہ
فنانسنگ PSDP
اگست 2018 تک کی پیشرفت 139 KM (47%)
موجودہ پیشرفت 97% مکمل

N-30 110 km نیشنل ہائی وے — خضدار - بسیمہ
فنانسنگ PSDP
اگست 2018 تک کی پیشرفت PC-I کی منظوری
موجودہ پیشرفت 74% مکمل

N-10 19 km ایکسپریس وے — ایسٹ بے ایکسپریس وے
فنانسنگ بلا سود قرض
اگست 2018 تک کی پیشرفت 1.7 KM (9%)
موجودہ پیشرفت 94% مکمل

گوادر ڈویلپمنٹ 瓜达尔发展

نیا گوادر ایئر پورٹ
فنانسنگ US $ 230 M
اگست 2018 تک کی پیشرفت PC-I کی منظوری
موجودہ پیشرفت 26% مکمل

ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ گوادر
فنانسنگ US $ 10 M
اپریل 2018 میں LOE پر دستخط
موجودہ پیشرفت دسمبر 2019 میں کام کا آغاز اور ستمبر 2021 میں مکمل

150 بیڈ ہسپتال گوادر
فنانسنگ US $ 100 M
اپریل 2018 میں LOE پر دستخط
موجودہ پیشرفت 20% مکمل

توانائی کے منصوبے 能源项目

گزشتہ حکومت کے 5 سال 3340 MW | موجودہ حکومت کے 3 سال 1980 MW + HVDC Transmission Line

1320MW — چائنہ ہبکول پاور پلانٹ
اگست 2018 تک تعمیراتی پیشرفت 78%
موجودہ پیشرفت 100% مکمل

660MW — اینگرو پاور جن تھر لمیٹڈ
اگست 2018 تک تعمیراتی پیشرفت 86%
موجودہ پیشرفت 100% مکمل

660KV — ایچ وی ڈی سی ٹرانسمیشن لائن
مئی 2018 میں GOP-IA پر دستخط
موجودہ پیشرفت 100% مکمل

1320MW — تھر بلاک - I
اگست 2018 تک منصوبے کی سی پیک میں شمولیت
موجودہ پیشرفت 75% مکمل

884MW — سُکی کناری HPP
اگست 2018 تک تعمیراتی پیشرفت 24%
موجودہ پیشرفت 70% مکمل

منصوبے	تعمیراتی پیشرفت: اگست 2018 تک	تعمیراتی پیشرفت: موجودہ
720 میگاواٹ کروٹ HPP	35%	94%
330 میگاواٹ تھر انرجی لمیٹڈ	0%	73%
330 میگاواٹ تھل نووا	0%	51%
300 میگاواٹ گوادر کول پاور پلانٹ	0%	3%
1124 میگاواٹ کوہالہ HPP	0%	3%
700MW آزاد پتن HPP (نیا منصوبہ)	0%	3%

720 میگاواٹ کروٹ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ - CPEC کے تحت محفوظ، ماحول دوست اور پائیدار منصوبہ

کروٹ پاور کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ، چائنا تھری گورجز کارپوریشن کی ایک ذیلی کمپنی ہے، جو دریائے جہلم پر 720 میگاواٹ کروٹ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ تعمیر کر رہی ہے، اور جس کی تکمیل جون 2022 میں متوقع ہے۔ کارپوریٹ سوشل رسپانسیبیلٹی کے تحت، کے پی سی ایل نے ایک کمیونٹی انویسٹمنٹ پلان مرتب کیا ہے، جس پر پنجاب اور آزاد جموں و کشمیر کی کمیونٹیز کی سماجی ترقی کیلئے 655.4 ملین روپے کی لاگت سے عملدرآمد جاری ہے۔

اس کے اہم شعبے تعلیم، صحت، تفریحی سہولیات، پینے کے پانی اور انفراسٹرکچر بشمول چھوٹی سڑکوں کی بہتری ہیں۔ کے پی سی ایل نے لیبر اور کام کے سازگار حالات کو یقینی بنانے کے لیے ایک طریقہ کار وضع کیا ہے۔ اچھے ورکر اور انتظامی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے شکایات کا طریقہ کار اور پیشہ ورانہ صحت اور حفاظتی منصوبے نافذ کیے جا رہے ہیں۔ کارکنوں کی بڑی تعداد کی موجودگی اور زیادہ خطرے والی تعمیراتی سرگرمیوں کے باوجود حادثاتی واقعات کا تناسب

نسبتاً کم رہا۔ ایک سیفٹی مینجمنٹ سسٹم نافذ کیا گیا ہے جو کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے۔ کورونا وباء کے پھیلنے کے بعد سے، کروٹ پراجیکٹ مینجمنٹ نے کافی اقدامات کیے اور ایک جامع منصوبہ اور ایس او پیز کو لاگو کیا تاکہ وبائی مرض کا موثر طریقے سے انتظام اور مقابلہ کیا جا سکے۔ پراجیکٹ کے علاقے میں بائیو ڈائیورسٹی کے تحفظ اور اضافہ کے لیے ایک بائیو ڈائیورسٹی انتظامی منصوبہ بھی نافذ کیا جا رہا ہے۔ پراجیکٹ ٹیم کی انتھک کاوشوں کی بدولت، کورونا وباء کے باوجود، نومبر 2021 میں ریزروائر امپاؤنڈمنٹ کے حصول کیلئے تعمیراتی کام میں تیزی لائی گئی۔ پراجیکٹ نے ابھی سے آزاد کشمیر اور پنجاب کے ہزاروں افراد کو روزگار فراہم کر دیا ہے، اور خصوصاً منصوبے سے متاثرہ علاقے کے لوگوں کو۔ پاکستان کی عوام کو اس ماحول دوست منصوبے سے سستی اور صاف توانائی حاصل ہوگی، جو صرف ایک منصوبہ نہیں بلکہ پاکستان کی پائیدار ترقی میں ایک اہم سنگِ میل اور پاک چین دوستی کی علامت ثابت ہوگا۔

中国建築股份有限公司
چائنا سٹیٹ کنسٹرکشن انجینئرنگ کارپوریشن لمیٹڈ

چائنا سٹیٹ کنسٹرکشن انجینئرنگ کارپوریشن لمیٹڈ (سی ایس سی ای سی) دنیا بھر میں سب سے بڑی کنسٹرکشن کنٹریکٹر ہے، اور مسلسل 16 سالوں سے فارچیون گلوبل 500 انٹرپرائزز میں شامل رہی ہے، تازہ ترین درجہ بندی کے مطابق 13 ویں نمبر پر موجود۔ اس کے کاروبار دنیا کے 100 سے زیادہ ممالک اور خطوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ سی ایس سی ای سی کی پاکستان میں 30 سال سے زیادہ کی تاریخ ہے جب سے اس نے 1984 میں اس مارکیٹ میں قدم رکھا۔ اس نے یکے بعد دیگرے اسلام آباد جناح اسٹیڈیم اور جامشورو، مزاواگو، فیصل آباد، لکلا، کوٹری وغیرہ کے 5 تھرمل پاور پلانٹس تعمیر کیے ہیں، 2 ملین کلوواٹ کی کل نصب صلاحیت کے ساتھ۔ 1990 کی دہائی میں، اس نے کراچی سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ جیسے اہم منصوبے بھی شروع کیے تھے۔

"خوشگوار ماحول کی توسیع" کو اپنے کارپوریٹ مشن کے طور پر لیتے ہوئے، سی ایس سی ای سی چین پاکستان دوستی کے فروغ کیلئے پرعزم ہے۔ یہ کامیابیوں کے حصول کے لیے پیشہ ور ٹیموں اور عالمی معیار کی مینجمنٹ کے ذریعے پاکستان کے ساتھ تعاون جاری رکھے ہوئے ہے۔ سال 2000 کے بعد سے تعاون کے مزید شاندار ثمرات حاصل ہوئے ہیں۔ کمپنی نے کامرہ میں JF-17 ٹیکنیکل بلڈنگز، اسلام آباد میں سینٹورس مکسڈ یوز ڈویلپمنٹ، لاہور میں ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک، پاکستان میں تھائی لینڈ ایمبیسی، اسلام آباد کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کی مسافر ٹرمینل بلڈنگ، پاکستان میں چین کے سفارت خانے کا احاطہ، کراچی میں چین کے قونصلیٹ جنرل وغیرہ جیسے تاریخی منصوبے تعمیر کیے ہیں۔ ان اہم منصوبوں اور دیگر روزگار کے مواقعوں کے منصوبوں نے حکومتوں اور عوام دونوں کی بھرپور توجہ اور حمایت حاصل کی ہے، اور ان منصوبوں کے معیار کو مقامی حکومتوں، کلائنٹس اور معاشرے کے تمام شعبوں نے بھی بڑے پیمانے پر سراہا ہے۔

دسمبر 2015 میں، سی ایس سی ای سی نے PKM پروجیکٹ (392 کلومیٹر سکھر- ملتان موٹروے) کی تعمیر کے لیے معاہدے پر دستخط کیے، جو چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت سب سے بڑا ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر منصوبہ ہے۔ PKM پروجیکٹ کا مخفف پشاور- کراچی موٹروے ہے، جو جنوب میں کراچی سے شروع ہوتا ہے اور حیدرآباد، سکھر، ملتان، لاہور، اسلام آباد اور دیگر شہروں سے ہوتا ہوا شمال میں پشاور پہنچتا ہے، جس کی کل لمبائی 1,152 کلومیٹر ہے۔ سی ایس سی ای سی نے EPC موڈ کے تحت PKM پروجیکٹ (سکھر- ملتان سیکشن) شروع کیا۔ ایکسپورٹ امپورٹ بینک آف چائنا اس کیلئے مالی مدد فراہم کرتا ہے۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف پاکستان ایمپلائر ہے۔ PKM پروجیکٹ (سکھر- ملتان سیکشن) کی لمبائی 392 کلومیٹر ہے، جس کی ڈیزائن کے مطابق رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے، دو طرفہ 6 لینز اور تعمیراتی مدت 36 ماہ ہے۔ ٹول کلیکشن کا نظام، سگنل مینجمنٹ اور پروجیکٹ کی الائنمنٹ کے ساتھ دیگر فنکشنز سبھی کو الیکٹرونک اور خودکار کر دیا گیا ہے۔ موٹر وے کے ساتھ بچھائی گئی آپٹیکل کیبلز ٹریفک کنٹرول سنٹر تک سڑک کے تمام حصوں کی مانیٹرنگ ویڈیوز جیسی معلومات کو حقیقی وقت میں منتقل کر سکتی ہیں۔ یہ ٹریفک کے حالات اور ٹریفک سیفٹی کی مکمل کمانڈ کو ممکن بناتے ہیں۔ اس کے بعد سے پاکستان جدید موٹر ویز کے نئے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ چینی اور پاکستانی دونوں حکومتیں اس منصوبے کو بہت اہمیت دیتی ہیں اور اس منصوبے کو سی پیک کے "ارلی ہارویسٹ منصوبے" کے طور پر درج کیا گیا ہے، اور سی پیک کے جے سی سی کے فریم ورک کے تحت اس کے فروغ کو ترجیح دی گئی ہے۔

5 اگست 2016 کو PKM پروجیکٹ (سکھر- ملتان سیکشن) کے آغاز کے بعد سے، سی ایس سی ای سی ٹیم بہترین مقام کی منصوبہ بندی، اعلیٰ معیاری تعمیرات اور اعلیٰ سطحی انتظام کو بروئے کار لائی ہے۔ 30,000 سے زائد چینی اور پاکستانی عملے نے اس منصوبے پر عمل درآمد کو آگے بڑھانے کے لیے سیکیورٹی کی شدید صورتحال، وسائل کی کمی، زیادہ درجہ حرارت اور شدید گرمی جیسی مختلف مشکلات پر قابو پایا اور اسے چین پاکستان دوستی کے ایک مثالی منصوبے کی شکل دی ہے۔ 22 جولائی، 2019 کو، مجموعی منصوبہ شیڈول سے دو ہفتے پہلے مکمل ہو گیا تھا۔ 16 دسمبر 2020 کو، منصوبے کو باضابطہ طور پر حوالے کر کے ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا۔ اس موٹروے نے وسطی پاکستان میں شمال اور جنوب کی ٹریفک کی بڑی شریانوں کو کھولنے میں مدد کی ہے، سکھر اور ملتان کے درمیان سفر کا وقت 11 گھنٹے سے کم کرکے 4 گھنٹے کردیا ہے، اور پاکستان کی ٹریفک کی صورتحال کو بہت بہتر بنایا ہے، جس سے براہ راست اس روٹ سے منسلک پاکستان کے علاقوں کی سماجی اور اقتصادی ترقی کی راہ ہموار ہوئی ہے اور عوام کو بے حد فائدہ پہنچا ہے۔ اس منصوبے نے نہ صرف چین اور پاکستان کے درمیان روابط کو فروغ دیا ہے بلکہ راہداری کی تعمیر میں مختلف فریقین کے اعتماد کو بھی بڑھایا ہے۔ اس نے "چین پاکستان اقتصادی راہداری" کی تعمیر کو فروغ دینے میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔

PKM پروجیکٹ (سکھر- ملتان سیکشن)، اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ مسافر ٹرمینل بلڈنگ پروجیکٹ اور JF-17 تکنیکی عمارتوں کے پروجیکٹ نے چائنا کنسٹرکشن انجینئرنگ کیلئے لوبان پرائز (اوورسیز پروجیکٹس) جیتا، جو چین میں انجینئرنگ کے شعبے میں اعلیٰ معیار کا انعام ہے اور PKM پراجیکٹ (سکھر- ملتان سیکشن) نے اعلیٰ معیار کی انجینئرنگ کے لیے نیشنل گولڈ ایوارڈ بھی جیتا۔ یہ پوری طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں سی ایس سی ای سی کا انجینئرنگ معیار اور انتظام اس صنعت میں بہت زیادہ سراہا جاتا ہے۔ "چین پاکستان اقتصادی راہداری" کے مسلسل فروغ کے ساتھ، سی ایس سی ای سی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی، پاکستان میں سرمایہ کاری اور تعاون کو مزید گہرا کرے گی، پاکستان کے انفراسٹرکچر کو مسلسل بہتر بنائے گی، مقامی اقتصادی ترقی کو فروغ دے گی، مقامی روزگار میں بہتری لائے گی اور پاکستان کی خوشحالی اور ترقی اور دونوں ممالک کے درمیان دوستی بڑھانے میں بڑھ چڑھ کر کردار ادا کرے گی۔

www.cscec.com   cscecpakistan   CSCECNEWS

تھر کیلئے توانائی، مکمل ہم آہنگی اور اشتراک کے ساتھ

The aerial view of Thar Block-1 Integrated Project (for displaying effect only)

- تھر بلاک 1 انٹیگریٹڈ کول مائن پاور پروجیکٹ میں 2X660MW پاور سٹیشنز اور 7.8 ملین ٹن سالانہ اوپن پٹ مائن پراجیکٹ شامل ہیں۔
- شانگھائی الیکٹرک اس انٹیگریٹڈ پراجیکٹ کا اہم ترین ڈویلپر ہے جو سرمایہ کاری، تعمیرات، اور آپریشنز کے لیے ون - سٹاپ سلوشن فراہم کرتا ہے۔
- سی پیک کے تحت سب سے بڑے پیمانے پر، ایک یونٹ کی سب سے زیادہ پیداواری صلاحیت، سب سے زیادہ پیرامیٹر، اور سب سے زیادہ چینی سرمایہ کاری کی شرح والا، مقامی کوئلے سے چلنے والا بجلی کا منصوبہ
- ایڈوانس سوپرکرٹکل اور ماحول - دوست ٹیکنالوجی جو دے گرین انرجی اور کم اخراج۔
- منصوبے کی تکمیل پر مقامی فیول کے استعمال کا بہترین معیار۔
- مقامی افراد کیلئے روزگار کے مواقع میں اضافہ: 6000 سے زائد ملازمتیں مقامی لوگوں کو دی گئیں اور تھر کیلئے زیادہ نوکریوں کی فراہمی۔
- 30 سالہ آپریشن اور مینٹیننس سے چار ملین گھرانوں تک بجلی کی فراہمی۔
- سی ایس آر سے تھر والوں کی زندگی میں بہتری: مقامی خاندانوں کی دوبارہ آبادکاری کی مکمل فنڈنگ، بچوں کی نشونما کا خیال، اور پاکستان کے ساتھ مل کر وباء سے تحفظ کے اقدامات۔
- اٹھاروان انوائرمنٹ ایکسیلنس ایوارڈ یافتہ۔
- شانگھائی الیکٹرک، توانائی کے میدان میں دنیا کی بہترین کمپنیوں میں سے، جو لارہی ہے تھر میں روشنی اور بنا رہی ہے ایک مشترکہ بہتر مستقبل۔

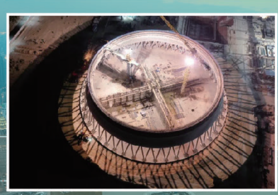

上海电气
SHANGHAI ELECTRIC

CPEC 2.0
中国-巴基斯坦经济走廊
پاکستان چین اقتصادی راہداری
China Pakistan Economic Corridor

پاک چین دوستی کا
نئی بلندیوں کی جانب سفر

سی پیک کی پیشرفت اور کامیابیاں

مغربی روٹ اور منسلک منصوبے

西线及相关联通项目 | 660 کلومیٹر روڈ انفراسٹرکچر منصوبوں کا آغاز

ویسٹرن الائنمنٹ منصوبے 283.8 ارب روپے	اگست 2018 تک پیشرفت	موجودہ پیشرفت
ہکلہ ۔ ڈیرہ اسماعیل خان (-297کلومیٹر)	اگست 2018 تک 139 کلومیٹر (47%)	(97%)، جلد ٹریفک کیلئے کھول دی جائے گی۔
ڈی آئی خان (یارک) - ژوب (210 کلومیٹر)	اگست 2018 تک PC-1 کی منظوری	فنانسگ پروپوزل چینی فریق کو پیش
ژوب - کوئٹہ (331 کلومیٹر)	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 63 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔ کنٹریکٹر متحرک۔
کوئٹہ - خضدار (330 کلومیٹر)	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 81 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔
منسلک کنیکٹیویٹی منصوبے 109.6 ارب روپے	**اگست 2018 تک پیشرفت**	**موجودہ پیشرفت**
ہوشاب - آواران (146 کلومیٹر) PSDP	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 38 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔ کنٹریکٹر متحرک۔
آواران ۔ خضدار (168 کلومیٹر) PSDP	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 32 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔
نوکنڈی ۔ مشخیل (103 کلومیٹر) PSDP	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 7.7 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔ کنٹریکٹر متحرک۔
پنجگور ۔ آواران (228 کلومیٹر) PSDP	------------	پی سی 1 منظور ۔ پی ایس ڈی پی 22-2021 میں شامل۔ لاگت 14 ارب روپے
آواران ۔ جھلجاؤ (54.8 کلومیٹر) PSDP	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 6.9 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔
جھلجاؤ ۔ بیلہ (82 کلومیٹر) PSDP	------------	PC-1 کی منظوری، لاگت 11 ارب روپے۔ PSDP میں شامل اور 22-2021 کیلئے فنڈز مختص۔ کنٹریکٹر متحرک۔
کراچی ۔ خضدار (460 کلومیٹرBoT) PSDP	------------	VGF پی ایس ڈی پی 22-2021 میں شامل۔
10 ویں JCC میں شامل کیے گئے نئے منصوبے - 314 ارب روپے	**اگست 2018 تک پیشرفت**	**موجودہ پیشرفت**
دیر ۔ چکدرہ موٹروے (29 کلومیٹر)	------------	38 ارب روپے سے PC-1 کی منظوری۔ 2 سال کی مدت میں عملدرآمد۔
پشاور - ڈی آئی خان موٹروے (360 کلومیٹر)	------------	276 ارب روپے سے PC-1 کی منظوری۔ 4 سال کی مدت میں عملدرآمد۔

خصوصی اقتصادی زونز

经济特区

منصوبے	2018 تک پیشرفت	موجودہ پیشرفت
رشکئی ایس ای زی (1,000 ایکڑ)	29 دسمبر 2016 کو چھٹی جے سی سی میٹنگ میں اتفاق	• ستمبر 2019 میں نوٹیفیکیشن • چینی کمپنی (سی آر بی سی) کے ساتھ 14 ستمبر 2020 کو تعمیراتی معاہدے پر دستخط اور تعمیراتی کام جاری • ایک چینی کمپنی (سنچری سٹیل) نے سٹیل فیکٹری کی تعمیر کا آغاز کر دیا ہے
علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی (3,217 ایکڑ)	------------	• ستمبر 2020 میں نوٹیفیکیشن • تعمیراتی کام کا آغاز نومبر 2019 میں • تقریباً 1000 ایکڑ پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور کچھ کمپنیوں کی طرف سے فیکٹریوں کی تعمیر کا آغاز
بوستان ایس ای زی (1,000 ایکڑ)	------------	• مئی 2020 میں نوٹیفیکیشن • پہلے مرحلے (200 ایکڑ) کی تکمیل اور جولائی 2021 میں آغاز
دھابیجی ایس ای زی (1,520 ایکڑ)	------------	• اکتوبر 2020 میں نوٹیفیکیشن • سہولیات کی ٹائم لائن کے مطابق فراہمی جاری • سندھ حکومت کی جانب سے ڈویلپر منتخب

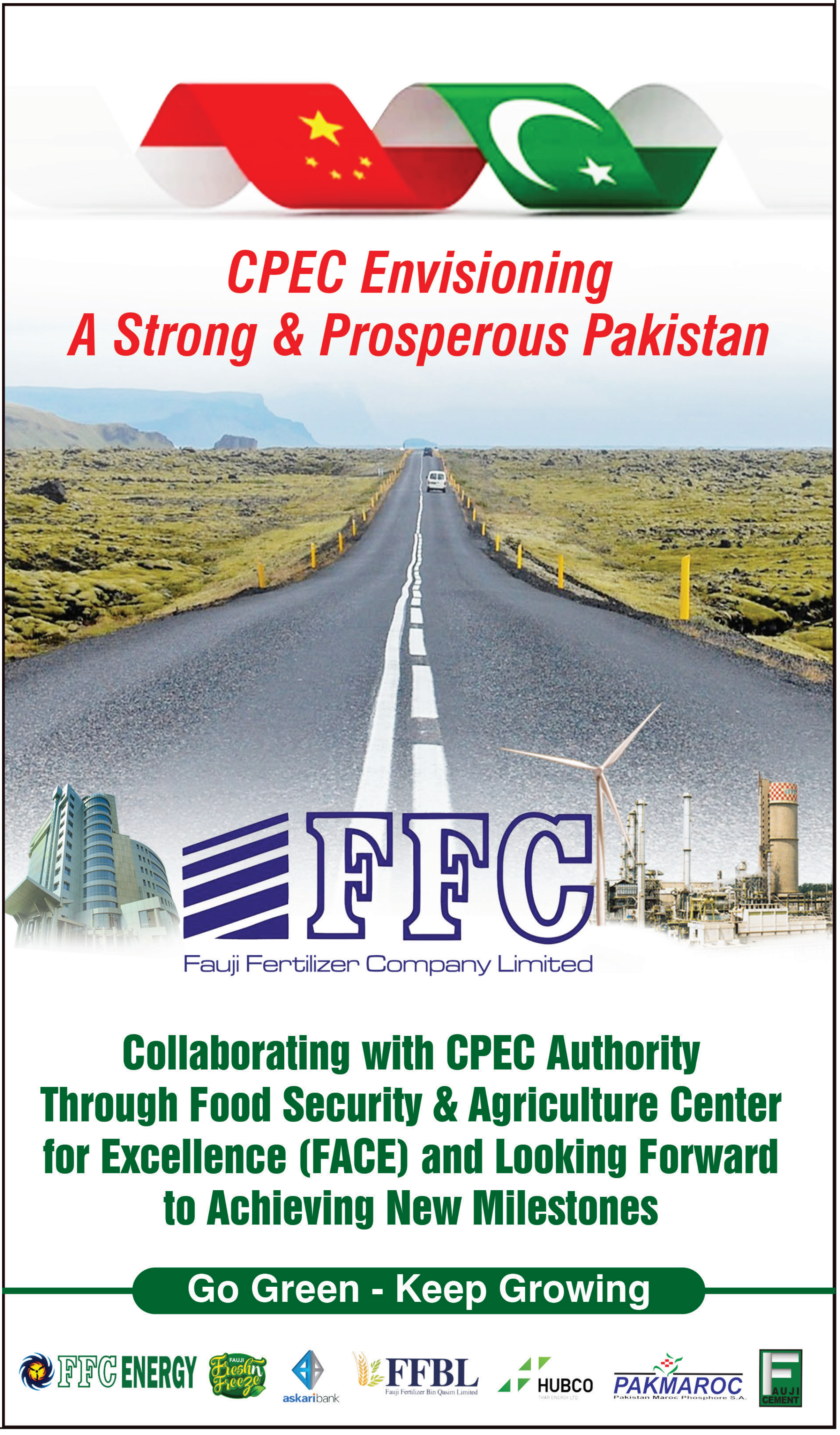

CPEC 2.0

中国-巴基斯坦经济走廊
پاکستان چین اقتصادی راہداری
China Pakistan Economic Corridor

پاک چین دوستی کا نئی بلندیوں کی جانب سفر

ترقی کی راہداری فاسٹ ٹریک پر

خالد منصور
وزیرِ اعظم کے معاونِ خصوصی برائے سی پیک امور

چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) پاکستان اور چین کے درمیان دہائیوں پرانے قریبی برادرانہ تعلقات کا مظہر ہے۔ بیلٹ اینڈ روڈ ویژن کے ایک اہم پراجیکٹ کے طور پر، سی پیک نے اعلیٰ معیار کی ترقی کے حصول میں پیش قدمی کی ہے اور دونوں ممالک کے عوام کے لیے ٹھوس فوائد کا ذریعہ بنا ہے۔

سی پیک نے اپنے پہلے مرحلے (2015-2020) میں قابل ذکر پیش رفت کی ہے۔ ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر اور توانائی کے شعبوں میں زیادہ تر منصوبے کامیابی کے ساتھ انجام پا چکے ہیں اور کئی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

سی پیک کے پہلے مرحلے میں 1800 کلومیٹر نئی موٹر ویز، ہائی ویز اور اربن ماس ٹرانزٹ پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ 820 کلومیٹر آپٹک فائبر کیبل بچھائی گئی۔ سی پیک نے ہماری قومی گرڈ میں 5,300 میگاواٹ سے زائد نئی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی شامل کی ہے اور ملک میں توانائی کی قلت کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مزید 3,500 میگاواٹ کے منصوبے اس وقت زیر تکمیل ہیں جب کہ منصوبہ بندی کے مراحل میں توانائی کے منصوبوں کی پیداواری صلاحیت 4,144 میگاواٹ ہے۔ ٹرانسمیشن سسٹم کو بھی اپ گریڈ کیا گیا ہے، سی پیک کے تحت 880 کلومیٹر سے زائد ٹرانسمیشن لائنیں بچھا کر۔ توانائی کے منصوبوں کے لیے مستقبل کی توجہ ماحول دوست رینیوایبل منصوبے ہیں، جیسے سکی کناری، کوہالہ اور آزاد پتن میں پن بجلی کے منصوبے۔

اب ہم صنعتی فروغ، زراعت میں جدت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنسی اور تکنیکی تعاون پر توجہ کے ساتھ سی پیک کے دوسرے مرحلے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس کا مقصد پہلے مرحلے میں کی گئی سرمایہ کاری کے فوائد کا حصول ہے جس نے انفراسٹرکچر اور توانائی میں موجود خلا کو پر کر کے دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا ہے۔

خصوصی اقتصادی زونز کے قیام کو اولین ترجیح دی جارہی ہے۔ جبکہ چار ترجیحی زونز میں سے دو میں سرمایہ کاری شروع ہو چکی ہے، چاروں زونز کی مکمل ترقی کے لیے بھی کام جاری ہے۔ گوادر فری زون کو ایک نئے نارتھ زون تک بڑھا دیا گیا ہے جس کا رقبہ 2200 ایکڑ سے زیادہ ہے۔ مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں نے اقتصادی زونز میں بھرپور دلچسپی ظاہر کی ہے۔ خصوصی اقتصادی زونز میں سرمایہ کاری کے مواقع پوری دنیا کے سرمایہ کاروں کے لیے ہیں۔ اقتصادی زونز سرمایہ کاری کے لیے پرکشش مراعات پیش کرتے ہیں جن میں 10 سال کی ٹیکس چھوٹ، پلانٹ اور مشینری پر صفر درآمدی ڈیوٹی اور 100 فیصد منافع کی واپسی کی سہولت شامل ہے۔

سی پیک اتھارٹی خصوصی اقتصادی زونز میں "پلگ اینڈ پلے" سہولیات کو فعال کرنے کے لیے بورڈ آف انویسٹمنٹ اور دیگر وزارتوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ سی پیک اتھارٹی خصوصی اقتصادی زونز میں سرمایہ کاروں کے لیے ایک "انویسٹرز فسیلیٹیشن سینٹر" بھی قائم کرنے جار ہی ہے ۔ یہ مرکز سرمایہ کاری کے عمل کو ہموار اور پریشانی سے پاک بنانے کے لیے تمام سرکاری محکموں کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔

زراعت، سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے الگ جوائنٹ ورکنگ گروپس پر 2020 میں اتفاق ہوا۔ زراعت میں تعاون کے ممکنہ شعبوں میں زرعی میکانائزیشن، ایگری ویلیو چین کا قیام، کارپوریٹ فارمنگ اور تحقیق کے ذریعے صلاحیت میں اضافہ شامل ہیں۔ قومی غذائی تحفظ اور تحقیق کی وزارت پہلے ہی بیجنگ میں اپنے ہم منصب کے ساتھ ان شعبوں میں پراجیکٹ کی تجاویز تیار کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ اسی طرح، سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت نے بھی چینی فریق کے ساتھ تعاون کے لیے مخصوص منصوبوں کی نشاندہی کی ہے، جنہیں جوائنٹ ورکنگ گروپ کی اگلی میٹنگ کے دوران شیئر کیا جائے گا۔

23 ستمبر 2021 کو منعقدہ 10ویں مشترکہ تعاون کمیٹی (JCC) کے اجلاس کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لیے ایک نئے جوائنٹ ورکنگ گروپ کے لیے ایک مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کیے گئے۔ نئے جوائنٹ ورکنگ گروپ کے تحت تعاون کے ممکنہ شعبوں میں آپٹک فائبر نیٹ ورک کی توسیع، خصوصی ٹیکنالوجی زونز، موبائل مینوفیکچرنگ کی سہولیات، انٹرنیٹ آف تھنگز، ڈیجیٹل ادائیگی کا نظام، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، سائبر سیکیورٹی، سروسز سپورٹ سینٹر اور اسکلز ڈیولپمنٹ سینٹر وغیرہ شامل ہیں۔

سی پیک کے یہ نئے شعبے نئے زبردست مواقع پیش کر رہے ہیں، جو پاکستان کی معیشت کی تبدیلی مپر دوررس مثبت نتائج مرتب کر سکتے ہیں۔ وزارتوں اور محکموں کو ان مواقع سے بھر پور فائدہ اٹھانے اور سب کی کامیابی پر مبنی منصوبے تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔ سی پیک اتھارٹی اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایسے تمام محکموں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔

توانائی میں خودکفیل پاکستان کی جانب گامزن

عامر اقبال چیف ایگزیکٹو آفیسر، اینگرو کول مائننگ کمپنی، سندھ

مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہورہا ہے کہ سندھ اینگرو کول مائننگ کمپنی (ایس ای سی ایم سی) کس طرح تھرپارکر سندھ میں پاکستان کی پہلی اوپن پٹ کان کو آپریٹ کرتے ہوئے توانائی کے لحاظ سے محفوظ پاکستان کی راہ ہموار کررہی ہے۔

کان کی سالانہ پیداواری گنجائش 3.8ملین ٹن ہے جو تیسرے مرحلے کی توسیع کے بعد 2023تک 12 ملین ٹن سالانہ تک بڑھادی جائیگی۔ یہ اضافہ کوئلے کی قیمت 2023 میں 27ڈالر فی ٹن کی سطح پر لانے اور بیش قیمت مقامی ذخائر کو توانائی کے حصول کے لیے بروئے کار لانے کا باعث بنے گا۔ اس کے علاوہ یہ اقدام درآمدات کا متبادل بنتے ہوئے سالانہ42 کروڑ ڈالر کی قومی بچت کا بھی ذریعہ بنے گا۔ یہ پیش رفت نہ صرف توانائی کے شعبہ بلکہ پاکستان کی پوری معیشت کے لیے بھی ایک گیم چینجر ثابت ہوگا۔

ایس ای سی ایم سی کی بنیادیں تحفظ اور ماحولیاتی نگہبانی جیسی دیرینہ اقدار پر کھڑی ہیں اور کئی قومی اور بین الاقوامی اعزازات کے ذریعے بھی کمپنی کے اس کردار اور مہارت کا اعتراف کیا جاچکا ہے۔ باہمی طور پر ہم نہ صرف

پاکستان کو ایک سستا توانائی کا ذریعہ فراہم کرنے کے لیے پختہ عزم رکھتے ہیں بلکہ اپنے شمولیت پر مبنی کاروباری ماڈل کے ذریعے تھر بلاک نمبر دو میں سماجی اور معاشی ترقی کے لیے بھی کوشاں ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ایس ای سی ایم سی نے جس راستے کی بنیاد رکھی ہے وہ پاکستان کو آنے والی کئی دہائیوں کے لیے توانائی کے شعبہ میں خود کفالت کی منزل سے ہمکنار کرے گا۔

چینی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کے ذریعے

صنعتی، تکنیکی اور زرعی انقلاب لا کر سماجی و اقتصادی ترقی میں مزید تیزی

» زراعت
» انفارمیشن ٹیکنالوجی
» سائنس اور ٹیکنالوجی
» سماجی و اقتصادی ترقی

میں سرمایہ کاری اور اشتراک کیلئے نئے جوائنٹ ورکنگ گروپس کا قیام

زراعت

زرعی معیشت کی ترقی

- میکانائزیشن کیلئے تعاون
- ایگری ویلیو چین کا قیام
- کارپوریٹ فارمنگ
- تحقیق کے ذریعے صلاحیت میں اضافہ

سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی

پاکستان کیلئے ٹیکنالوجی کی میدان میں ترقی

- آپٹک فائبر نیٹ ورک میں توسیع
- خصوصی ٹیکنالوجی زونز
- موبائل پیداواری سہولیات
- انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)
- ڈیجیٹل ادائیگیوں کا نظام
- کلاؤڈ کمپیوٹنگ
- سائبر سیکیورٹی
- سروسز سپورٹ سینٹرز
- سکل ڈویلپمنٹ سینٹرز
- ہائی ٹیک کلسٹرز

سی پیک خصوصی اقتصادی زونز میں غیر ملکی کمپنیاں

سی پیک خصوصی اقتصادی زونز میں سرمایہ کاری کے مواقع پوری دنیا کیلئے ہیں۔

صنعتی تعاون سی پیک کے فیز۔2 کا ایک اہم جزو ہے۔ ملک کے تمام صوبوں اور علاقوں میں پہلے ہی نو خصوصی صنعتی زونز کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ ان میں سے، چار ترجیحی اقتصادی زونز ہیں خیبر پختونخوا میں رشکئی، پنجاب میں علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی، سندھ میں دھابیجی ایس ای زی اور بلوچستان میں بوستان ایس ای زی۔ حکومت پاکستان ان خصوصی اقتصادی زونز کو ضروری سہولیات فراہم کر رہی ہے اور سرمایہ کاروں کے لیے پلگ اینڈ پلے سہولیات کو یقینی بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ خصوصی اقتصادی زونز علاقائی سطح پر مسابقتی مراعات پیش کرتے ہیں جن میں 10 سال کیلئے انکم ٹیکس میں چھوٹ اور کیپٹل گڈز کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ شامل ہے۔

یہ زونز کسی بھی طرح صرف پاکستانی اور چینی سرمایہ کاروں تک محدود نہیں ہیں۔ غیر ملکی کمپنیاں پہلے ہی ان میں سرمایہ کاری کر چکی ہیں۔ ہالینڈ کی ملٹی نیشنل کمپنی ایکزو نوبل این وی، جو پینٹ اور پرفارمنس کوٹنگز بنانے کیلئے دنیا میں مشہور ہے، ایسی ہی ایک کمپنی ہے۔ ایکزو نوبل نے علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد میں پلانٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس منصوبے میں 24 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری شامل ہے۔ ایکزو نوبل کا پلانٹ پینٹ اور کوٹنگز کی پیداوار کرے گا۔ یہ 30 ایکڑ کے علاقے پر محیط ہوگا اور 183 لوگوں کو روزگار فراہم کرے گا۔ اسی طرح ایک برطانوی کمپنی، سٹرونگ سٹچ لمیٹڈ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی، فیصل آباد میں ٹیکسٹائل پلانٹ لگانے کیلئے 8.5 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ فیصل آباد پہلے ہی سے ٹیکسٹائل انڈسٹری کا مرکز ہے اور ٹیکسٹائل کا کاروبار کرنے والوں کو بڑے پیمانے پر سہولیات فراہم کرتا ہے کیونکہ مصنوعات اور ہنرمند ورک فورس پہلے سے وہاں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ سٹرانگ سٹچ ٹیکسٹائل برآمد کی غرض سے ٹیکسٹائل مصنوعات کی پیداوار کرے گی۔ یہ یونٹ 30 ایکڑ اراضی پر محیط ہوگا اور اس سے 150 سے زائد افراد کو روزگار ملنے کی توقع ہے۔ ایک جرمن کمپنی ایلپٹاک لمیٹڈ نے بھی فیصل آباد اقتصادی زون میں پلانٹ لگانے کی غرض سے ایک پاکستانی کمپنی کے ساتھ اشتراک کیا ہے۔ یہ پلانٹ نیٹرائل دستانے پیدا کرے گا جس میں 2 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ یہ پلانٹ 6 ایکڑ پر محیط ہوگا اور 2500 افراد کو روزگار فراہم کرے گا۔ چینی کمپنیاں بھی خصوصی اقتصادی زونز میں صنعتیں لگا رہی ہیں۔ سنچری سٹیل اس وقت رشکئی ایس ای زی میں سٹیل کا پلانٹ لگا رہی ہے۔ یہ اس اقتصادی زون میں کنسٹرکشن کا آغاز کرنے والا پہلا یونٹ ہے۔ اس کی مصنوعات میں ریبار، راؤنڈ سٹیل وائر، وائر راڈز، کیل اور ٹرف سٹیل شامل ہیں۔ مکمل ہونے کے بعد اس یونٹ سے 1000 افراد کو روزگار ملنے کی توقع ہے۔ ژانگ بانگ ایگریکلچر، ایک اور چینی کمپنی ہے جو 8 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری سے کیڑے مار ادویات بنانے کیلئے یونٹ لگا رہی ہے۔ اس یونٹ سے 300 افراد کو روزگار حاصل ہوگا۔ ایک چینی کمپنی گرین کراکری اینڈ ہاؤس وئیر بھی کراکری اور سینٹری مصنوعات بنانے کیلئے 12 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری سے یونٹ کے قیام کے عمل کا آغاز کر چکی ہے جس سے 350 افراد کو نوکریاں ملیں گی۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک بار جب سی پیک کے خصوصی اقتصادی زونز مکمل طور پر فعال اور آباد ہو جائیں گے تو یہ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے مراکز بن جائیں گے۔

SECMC
Sindh Engro Coal Mining Company

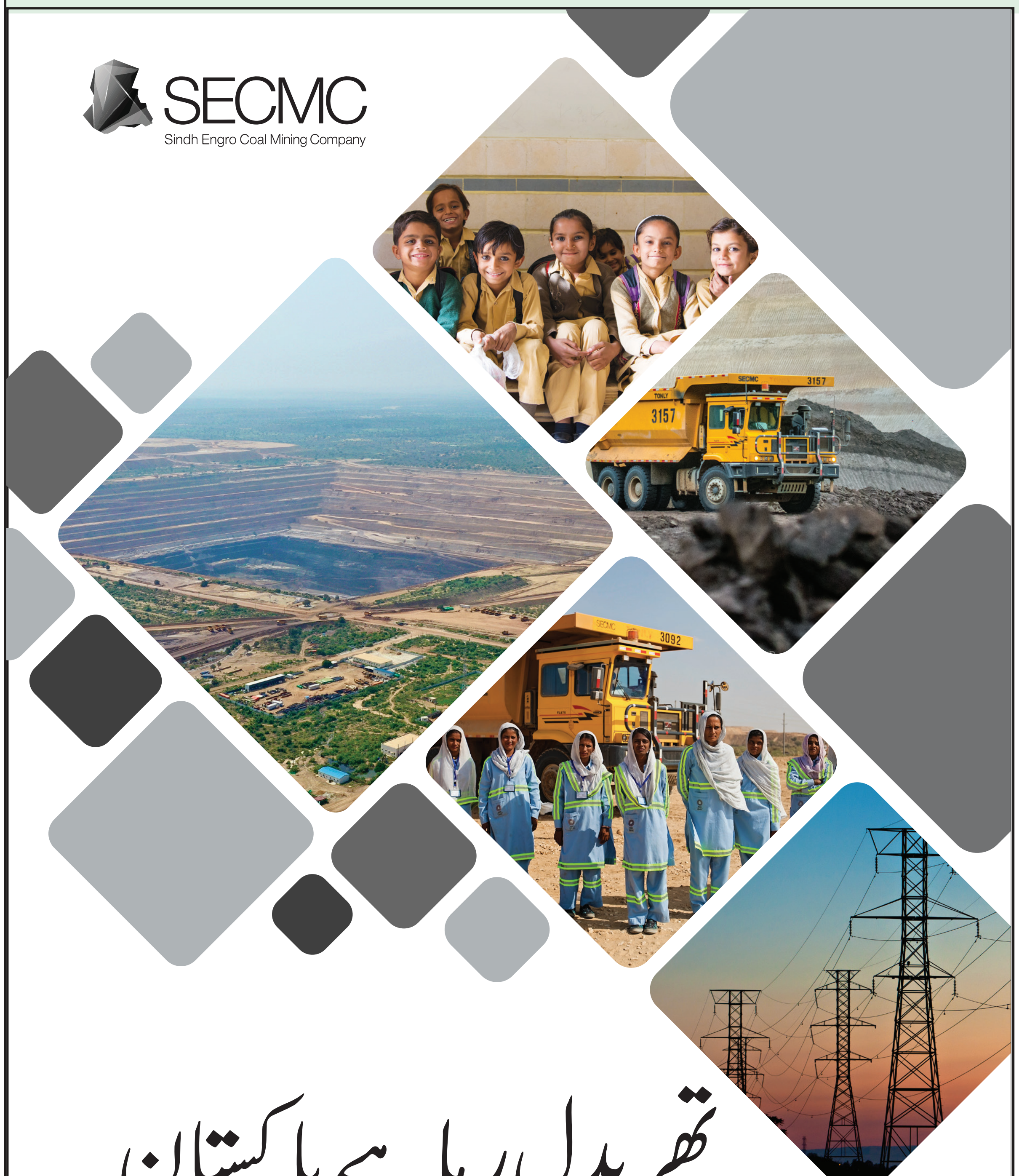

تھر بدل رہا ہے پاکستان

سندھ اینگرو کول مائننگ کمپنی (ایس ای سی ایم سی) پاکستان کی ترقی کے لیے تھر کی اہمیت اور اس کے باشندوں کی جانب سے ادا کیے جانے والے کردار کی معترف ہے۔ وسائل سے مالا مال تھر کی سرزمین پاکستان کو توانائی کے شعبہ میں خودکفیل بنانے کی صلاحیت کا حامل بیش قیمت کوئلہ مہیا کررہی ہے۔ اس وقت تھر میں کوئلے کی کان کی موجودہ سالانہ پیداواری گنجائش **3.8 ملین ٹن** ہے جسے **2023** تک **12 ملین ٹن** تک بڑھا دیا جائے گا اس کے ساتھ ہی تھر کا کوئلہ ملک میں بجلی پیدا کرنے کا سب سے سستا ذریعہ بن جائے گا۔ پراجیکٹ کے آغاز سے اب تک **10 ہزار گیگا واٹ** سے زائد بجلی قومی گرڈ کو فراہم کی جاچکی ہے جس سے توانائی کے شعبہ میں ایک طویل مدتی قدر تشکیل دیتے ہوئے درآمدات کے متبادل کی مد میں **21 کروڑ ڈالر** کی بچت کو ممکن بنایا گیا ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری فریم ورک کے ایک ترجیحی پراجیکٹ کے طور پر ایس ای سی ایم سی تھر کے باشندوں کا معیار زندگی بہتر بنانے اور پاکستان کے توانائی کے منظرنامہ کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے وعدوں کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔

secmc.com.pk SECMC.Thar secmc
SECMC_Thar SECMC Thar

engro powergen thar

روشن مستقبل کی طرف گامزن

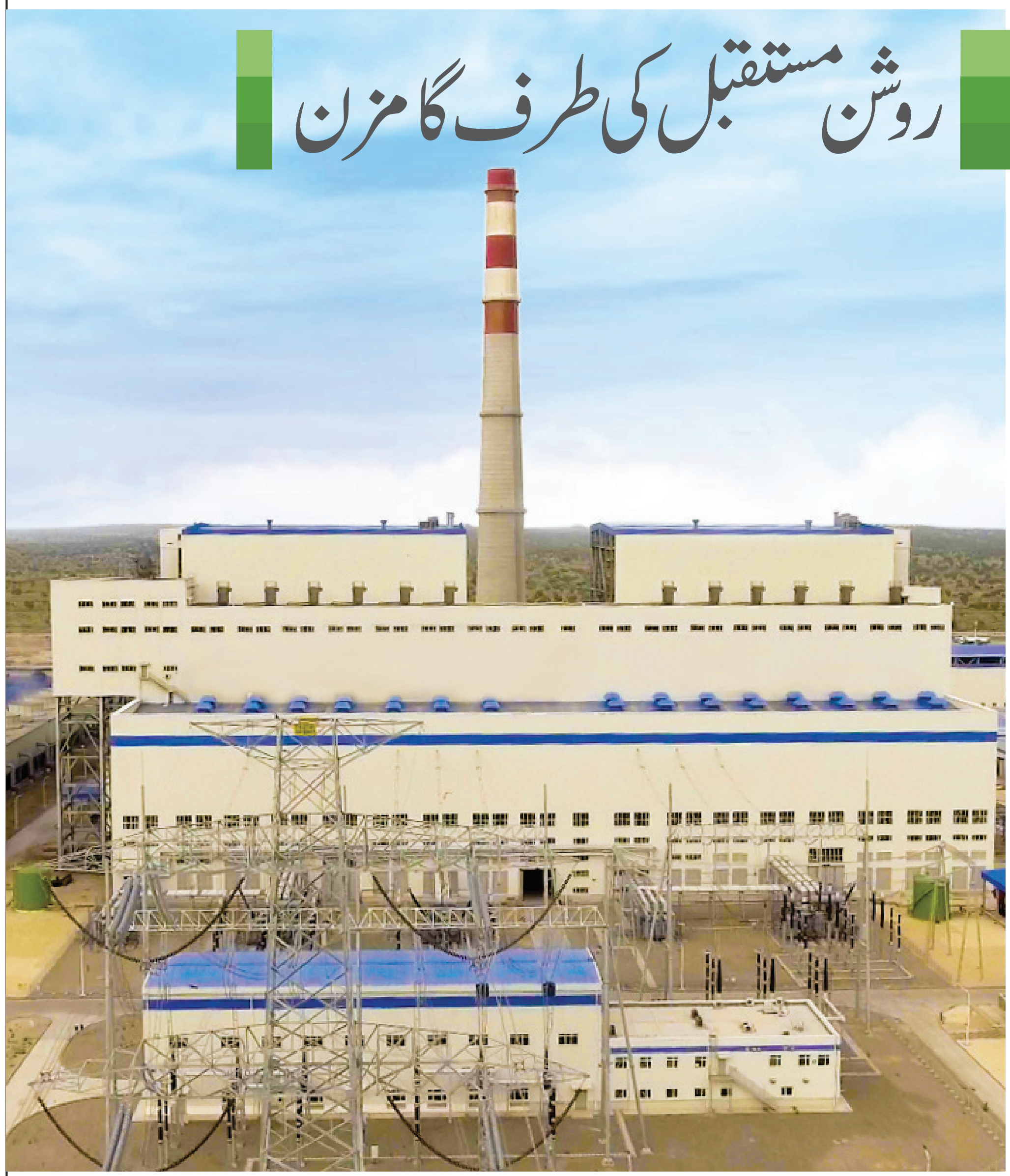

اینگرو پاورجن تھر لمیٹیڈ، تھر بلاک نمبر دو سے بازیافت کیے جانے والے مقامی کوئلے سے بجلی کی پیداوار کا پہلا منصوبہ ہے۔
660 میگاواٹ فی گھنٹہ بجلی کی پیداواری گنجائش کے ساتھ اب تک **10 ہزار گیگا واٹ بجلی** نیشنل گرڈ میں شامل کر چکا ہے جو توانائی کے لیے درآمدات کا متبادل بن کر **100 ملین امریکی ڈالر** کی بچت کا بھی ذریعہ بنا ہے۔ درجہ بندی کے لحاظ سے بلندتر مقام کا حامل اینگرو پاورجن تھر لمیٹیڈ پاکستان کو آنے والی کئی دہائیوں تک توانائی میں خودکفیل ملک بنانے کی راہ ہموار کررہا ہے۔

engroenergy.com